© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آہ مولانا مدنی!

وماکان قیس ھلکہ ھلک واحد

ولکنہ بنیان قوم تہدما

ہندو پاک کے مذہبی، علمی، خانقاہی اور سیاسی حلقوں میں یہ خبر انتہائی رنج و الم کے ساتھ سُنی گئی کہ سینکڑوں علماء کے استاذ، ہزاروں صلحائے کے مخدوم۔ لاکھوں انسانوں کے مرجع عقیدت، مولانا حسین احمد صاحب مدنی طویل علالت کے بعد دارالعلوم دیو بند میں ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ (۵ دسمبر ۱۹۵۷ء) کو انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

مولانا میں اتنے اوصاف جمع تھے جن کا اس سیاست زدہ دور میں ایک جگہ پایا جانا مشکل ہے۔ مذہب سیاست، تصوف اور حسن اخلاق کی حسین آمیزش کے حامل تھے۔ ادھر مسند تدریس پر حدیث پاک کی تدریس میں انہماک ہے تو سٹیج پر سیاسیات حاضرہ پر مناسب حال تقریر بھی فرما دی ہے۔ خلوت میں حق تعالےٰ سے راز و نیاز ہے تو مجالس سیاسیہ میں ملکی مسائل پر گفتگو میں بھی حصّہ لے رہے ہیں۔

مولانا مرحوم کی زندگی اگر اس امر کی شہادت تھی کہ مذہب کے ساتھ سیاست بھی چل سکتی ہے تو اس سے یہ سبق بھی ملتا ہے کہ اسلامی سیاست وہی ہو سکتی ہے جو کتاب و سنت کی نگرانی میں ہو ــــ اور یہ نتیجہ تھا حدیث پاک سے تعلق کا۔ اس کی تدریسی مزاولت کا، اور سارے شعبہ ہائے زندگی میں اس پر عمل سے شغف کا ــــ!

پہلی جنگ عظیم کے آخری ایام میں انگریز سے آئینی لڑائی کیلئے مسلمانوں کا جو ہراول دستہ ــ جن میں حنفی۔ اہل حدیث علمائے قدیم تعلیم یافتگان جدید سب ہی شریک تھے ــ آگے آیا تھا اسمیں علمائے دیوبند سے مولانا محمود الحسن صاحب مرحوم کے بعد آپ ہی کی شخصیت نمایاں تھی مالٹا کی اسیری، کراچی کا مقدمہ بغاوت، جمعیۃ علمائے ہند کی صدارت، قید و بند کے مصائب سب مراحل طے ہوتے گئے، ہندوستان آزاد ہو گیا۔ مولانا ان خوش قسمت لوگوں سے ہیں جنہوں نے انگریز کو ہندوستان سے اپنی آنکھوں جاتا دیکھ لیا ــــ!

آزادی کے بعد مسلمانانِ ہند جن حالات سے دو چار ہیں۔ ان میں ــــ نظریہ اسباب ظاہرہ ــ مولانا ابوالکلام آزاد کے بعد مولانا مرحوم ان کا بہت بڑا سہارا تھے۔ اس اعتبار سے بھی آپ کی جدائی قوم کا ناقابل تلافی نقصان ہے!

آپ نے سالہا سال تک والہانہ انداز سے حدیثِ پاک کا درس دیا، حنفی مسلک پر تصلب کو قائم رکھا۔ اور اس کی خوب خوب تبلیغ فرمائی، بزرگانِ دیوبند کی روایات کو مضبوطی سے تھامے رہے۔ افسوس ہے کہ بہمہ وجوہ قاسمی نظریات کی حامل یہ آخری شمع بھی اب خاموش ہے۔ غفر اللہ لہ وبرد مضجعہ۔

داغ فراقِ صحبتِ شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے!

© rasailojaraid.com